سوال

(525) محض مال جمع کرنا منع نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تمدن اور دینوی ترقی کا مانع ومزاحم نہیں ہے اور مال دنیا کی فراہمی کوئی گناہ نہیں ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اور نیز دیگر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ مالدار اور ہزاروں لاکھوں درہم ان کے پاس تھے اور بڑی بڑی تجارتیں بھی کیا کرتے تھے مسلمان کے حق میں مسکنت ایک بڑی ذلت ہے جس سے دین وایمان بھی قائم وبرقرار نہیں رہتے ،

اس کے برخلاف یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا میں مسافرانہ طور سے زندگی بسر کرو مال دنیا جمع نہ کرو مسکین بن کر رہو متمول لوگوں کی صحبت سے پرہیز اور گزیر کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا تعالی سے دعا مانگی اور التجا کی تھی کہ بار خدایا مجھ کو دنیا میں مسکین رکھ اور دنیا سے مسکین ہی اٹھا اور عقبی میں بھی مجھ کو مساکین کے زمرہ میں حضور کر پس ان ہر دو قولوں کی تطبیق کیونکر ہو سکتی ہے یہ تو الضدان لا یجتمعان کا معاملہ ہے ،

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں باتوں میں تطبیق ایک حدیث سے ہوتی ہے ،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِن غِنًى يُطْغِينِي ومن فقرٍ يُنْسِينِي

(اے خدا تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے غنا سے جو مجھ کو سرکش کر دے اور ایسے فقر سے جو مجھ کو مارے تکلیف کے سب کچھ بھلا دے)

ورنہ محض مال جمع کرنا منع نہیں بلکہ منع یہ ہے اس میں سے زکوۃ نہ دے اور اس کی مستی میں موت کو بھول جائے چنانچہ فرمایا : الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ٢ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ٣ سورة الهمزة مسکین کے دو معنے ہیں ایک مال سے مسکین دوم طبیعت سے مسکین جس کو متواضع کہتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص475

محدث فتویٰ